قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (ال عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعہ 10 جنوری 2020ء | 14 جمادی الاوّل 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 9

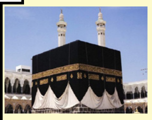

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ ۪ وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲﴾ (الانفال:2)

(ترجمہ)وہ تجھ سے اموالِ غنیمت سے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ اموالِ غنیمت اللہ اور رسول کے ہیں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنے درمیان اصلاح کرو اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یثرب اور مدینہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔

مجھے ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم ملا جو دوسری بستیوں کو کھاجائے گی لوگ اسے یثرب کہتے ہیں ۔یہی بستی مدینہ ہے جو برے لوگوں کو نکال دے گی جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل نکال دیتی ہے۔

(بخاری کتاب الحج باب فضل المدینۃ حدیث نمبر:1738)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

اگر تم خدا کے ہو جاؤ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقینا سمجھو کہ خداتمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتاکہ تم دنیاکے لئے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارامددگار ہے تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیرقوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلّی اسباب پر گرگئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گِدؔ اور کتے مردار کھاتے ہیں انہوں نے مردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے انسانوں کی پرستش کی اور خنزیرکھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح اُن میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضا کاٹ دیئے ہیں پس تم اُس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حداعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیرقوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اُس کے اِذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔ خبردار!!!تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی رِیس مت کروکہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کرلی ہے آؤ ہم بھی اُنہیں کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے ان کا خدا کیا چیز ہے صرف ایک عاجز انسان اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم اُن لوگوں کے پیرومت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔‘‘

(کشتی نوح ،روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22)

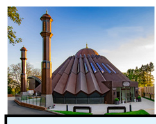

فرمان خلیفہ وقت

احمدی کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ فرمودہ 11،اکتوبر2019ء میں فرماتے ہیں ۔

’’مسجد آباد کرنے والوں کی یہ خصوصیت ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے قربانیاں کریں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کریں اور یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت ہمارے دلوں میں بڑھے، اس کی رضا کے حصول کے لئے ہم بھرپور کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سب کچھ کرنے والے ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہدایت یافتہ ہیں یاہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کیے جائیں گے۔ پس ہمیں ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے اور اس کے مطابق کوشش کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے یہ عرض کرنی چاہئے، نئے آنے والوں کو بھی اور پرانے احمدیوں کو بھی، بلکہ پرانے احمدیوں کی زیادہ ذمہ داری ہے اور خاص طور پر پاکستان سے آئے ہوؤں کی کہ وہ اس بات کا زیادہ خیال رکھیں کہ نئے آنے والوں کے لیے انہوں نے اپنے نمونے بھی قائم کرنے ہیں کہ ہماری مسجد کی تعمیر کے بعد اس سوچ کے ساتھ اور اپنی عملی حالتوں کو اس فرمان کے مطابق کرتے ہوئے مسجد آباد کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما ۔مسجد آباد کرنے والوں کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے اس ارشاد پر اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے عمل نہ کرکے کہیں ہم اپنی دنیا و آخرت برباد کرنے والے نہ بن جائیں، ہم کرتے ہوئے ہمیں بھٹکنے سے بچائے رکھنا اور ہمیں سیدھے راستے پر چلائے رکھنا ہماری نیتوں کو ہمیشہ صاف اور نیک رکھنا ہم تیرا حق ادا کرنے والے بھی ہوں اور اس علاقے میں تیرے دین کا پیغام پہنچانے والے بھی ہوں۔‘‘ (الفضل انٹر نیشنل یکم نومبر 2019ء)

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن کی درج ذیل ویب سائٹ زیادہ سےزیادہ وزٹ کریں اوراپنے عزیزواقارب کو بھی مطلع فرمائیں۔

www.alfazlonline.org

اسی طرح اپنے مضامین،آرٹیکلز، نظمیں،اعلانات، آراءاورخطوط اس ایڈریس پر بھجیں اوردعاؤں میں یادرکھیں۔

info@alfazlonline.org

(ایڈیٹر)

اداریہ

اے میرے درخت وجود کی سر سبز شاخو!

ہر نبی اور رسول اپنی آمد پر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے ایک روحانی باغ لگاتا ہے۔اس کے بعد جس میں نبی کی قوت قدسیہ سے سر سبز ،لہلہاتے، خوشبودار پھول اور پھل دار پودے لگتے ہیں۔ نبی ان درختوں کی آبیاری اور دیکھ بھال کرتا ہے۔ اور ان پودوں سے آگے بچے پیدا ہوتے جاتے ہیں اور وہ باغ صرف گھنا ہی نہیں ہوتا بلکہ ان ننھے منے درختوں اور پودوں سے آگے نئ سے نئ نرسریاں اور باغیچے بنائے جاتے ہیں۔ اسلام کا باغ جو آنحضور ﷺ نے لگایا ۔ آج ساری دنیا کی فضاء اس کی مہک اور خوشبوسے نہ صرف معطر ہو رہی ہے بلکہ اس کے پھلوں سے مستفیض بھی ہورہی ہے۔

باغ اسلام کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے ساتھ لگایا اور آج ان کے پانچویں خلیفہ اِسےروحانی پانی سے سینچ رہے ہیں۔ اورآج کروڑوں لوگ اس درخت کےسایہ تلے آرام حاصل کر رہے ہیں۔سکھ کا سانس لے رہے ہیں۔ اسی درخت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احباب جماعت کو مخاطب ہو کر فرمایا تھا

اے میرے درخت وجود کی سر سبز شاخو!

اس میں احباب کو مخاطب ہو کر حضورؑ نے جو الفاظ استعمال فرمائے ہیں ان میں دو الفاظ قابل غور اور قابل توجہ ہیں۔ اور وہ ہیں ''درخت وجود'' اور ''سر سبز شاخیں۔'' حضور علیہ السلام نے اپنے وجود کو'' درخت'' اور ماننے والوں کو'' سر سبز شاخیں ''کہا ہے۔ اس میں بنیادی سبق یہ ہے کہ درخت اگر زندہ ہو تو شاخیں بھی سر سبز رہتی ہیں اور سر سبز شاخیں ہوں تو درخت بھی اپنی زندگی کا خود ثبوت دیتاہے۔ یہ درخت وہی ہے جس کا ذکر اللہ نے سورۃ ابراہیم آیت اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرۡعُهَا فِی السَّمَآءِ۔تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَهَا کُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّهَا میں فرمایا ہے۔ جس کی جڑیں زمین میں پیوست ہیں۔ شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں اور وہ لذیذ و شیریں پھل سارا سال مہیاکرتا رہتا ہے۔

ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں لگایا گیا درخت الموسوم جماعت احمدیہ 130 سال کے قلیل ترین عرصہ میں جو قوموں کی زندگی میں آنکھ جھپکنے کے برا بر بھی نہیں ہوتا ایک تناور درخت بن گیا ہے۔ جڑیں زمین پر اس قدر مضبوط ہو چکی ہیں کہ دشمن اور معاندین کی سر توڑ کوششوں اور مخالفتوں کے باوجود یہ درخت نہیں ہلایا جا سکا۔اس کی شاخیں جہاں200 سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہیں وہاں اس کے پھل کبھی 70 سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی صورت میں نظر آتا ہے۔ کبھی ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کی صورت میں ملتا ہے اور کبھی75 سے زائد ممالک میں جلسہ ہائے سالانہ میں نعرہ ہائے تکبیر بلند ہونے کی صورت میں ملتا نظر آتا ہے۔ کبھی ہر گاؤں میں مسجد تعمیر کرنے کے عزم لئے فدائیان احمدیت کے دلوں میں قربانیوں کے جذبہ میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ کبھی مبلغین سلسلہ کی قربانیوں کی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ الغرض اس درخت وجود کی سرسبز شاخیں پھیلتی پھولتی، نئ نئ کونپلیں نکالتی ،پھل پھول دیتی اور اپنی خوشبو اور مہک سے ساری دنیا کو معطر کرتی نظر آتی ہیں۔ اورنہ یہ رکنے والا سلسلہ بڑی تیزی سے اپنے سفر کو جاری و ساری رکھے ہوئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ سر سبز شاخو میں بہت حکمت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ ٹہنی کے الفاظ استعمال نہیں فرمائے کیونکہ ٹہنی خشک ہوسکتی ہے۔ اس کے اندر زندگی نہیں ہوتی۔ نہ وہ درخت سے غذا لے سکتی ہے اور نہ آگے دوسروں کوغذا دے سکتی ہے۔ ذرا اُسے موڑنے لگے تو ٹوٹ جاتی ہے جبکہ شاخ کی خصوصیات یہ ہیں۔

1۔شاخ اپنے درخت سے غذا لیتی ہے۔ اسی طرح ایک احمدی خلافت کے پلیٹ فارم سے زندہ تعلق رکھ کر اس سے روحانی غذا لیتا رہتا ہے۔

2۔شاخ Flexible ہوتی ہے۔ جب چاہیں اس کو مولڈ(Mold) کرلیں۔ موڑلیں۔ اس کے اندر اکڑاؤ نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایک احمدی مومن اپنے آپ کو ہمیشہ دربار خلافت سے آنے والی آوازپر لبیک کہتے ہوئے موڑ لیتا ہے۔ اس کی طبیعت بھی Flexible ہوتی ہے۔

3۔ شاخ پر پھل یا پھول لگتے ہیں جو ماحول میں بسنے والے لوگوں کے لئے خوشی کے مواقع فراہم کرتی ہے اور لوگ اس پھل سے استفادہ کرتے ہیں۔ بعینہٖ ایک مومن کو پھل لگتے رہتے ہیں اور اس پھل سے ماحول اور معاشرہ میں بسنے والے دوسرے مومن محفوظ ہوتے ہیں۔

4۔شاخ پر جب پھل لگتا ہے تو وہ شاخ جھک جاتی ہے۔ اسی طرح مومن جب پھلدار یعنی اخلاق حسنہ سے متصف ہوتا ہے تو اسے جھک جانا چاہئے یہی شکر خداوندی کا ایک درست انداز ہے۔

5۔شاخ میں بڑھنے کی خاصیت ہے اس کی ترقی ایک جگہ رکی نہیں رہتی۔ اس طرح ایک مومن کا قدم نیکی اور تقویٰ میں آگے بڑھتا رہتا ہے۔

6۔شاخ جب ہری بھری اور پھلدار ہوتی ہے تو وہ خوبصورت نظر آتی ہے اور دوسروں کو بھی بھلی لگتی ہے۔ بعینہٖ ایک مومن جب پھلدار ہوتا ہے تو وہ خود بھی خوبصورت نظر آتا ہے اور دوسروں کو بھی اپنے اعمال حسنہ سے خوشی کا پیغام دے رہا ہوتا ہے۔

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک مومن اپنے آپ کو خلافت کے درخت کی سرسبز شاخ سمجھے اور اس حوالے جو سبق اُوپر بیان کئےگئے ہیں ان کو Followکرے۔ بالخصوص نئے سال کے آغاز پر اس حوالے سے عہدو پیمان باندھنے کی ضرورت ہے۔

جذبات مسرت

ہم جن کو ڈھونڈتے رہے قلبِ حزیں کے ساتھ
جلوہ نما ہوئے ہیں وہ طرزِ حسیں کے ساتھ

کچھ دیر تک رہا تھا جو بادل کی اوٹ میں
نکلا ہے ماہتاب پھر تابِ جبیں کے ساتھ

رعنائیاں ہیں ان کی پھر بامِ عروج پر
تکنے لگے ہیں پھر ہمیں چشمِ حسیں کے ساتھ

طاہر کے ہے وجود سے بزمِ جہاں سجی
زینت انگشتری کی ہے جیسے نگیں کے ساتھ

اُڑتی ہیں ان کی آہ سے ہر آن ظلمتیں
ہے جن کے دل کا رابطہ عرشِ بریں کے ساتھ

کر پیش ان کے سامنے نذرانہ اشک کا!
جا ان کی بارگاہ میں دُرثمیں کے ساتھ

ہتھیار پھینک دے پرے ، اللہ پہ رکھ نظر
تسخیر کر جہاں فقط کارِ جبیں کے ساتھ!

کھل جائیں تیری آنکھ پر اسرارِ آسماں
چُھو جائے گر جبیں تری خاکِ زمیں کے ساتھ

بیمار تھا مسیحا تو تڑپے تھے ہم ضرور
شافی کو دیکھتے رہے نورِ یقیں کے ساتھ

اسلامؔ غم نہ کھا اگر ، کہ کم ہو روشنی!
کچھ بدلیاں بھی ہوتی ہیں ماہِ مبیں کے ساتھ

عبدالسلام اسلام ۔لندن

عبدالسمیع خان۔غانا

رسول اللہ ﷺ کی عائلی زندگی کے حسین پہلو

دعا کا حقیقی مصداق

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ عبادالرحمان کی ایک دعا کا ذکر یوں فرماتا ہے ۔

اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

(الفرقان:75)

یہ دعا حقیقی طور پر وہی کر سکتا ہے اور سچے رنگ میں اسی کے حق میں قبول ہو سکتی ہے جو اپنے جیون ساتھی اور اولاد کے لئے قرۃ العین ہو۔ وہ شخص جو اہل و عیال کے لئے ظالم اور تندخو ہو یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس کی بیوی اور اولاد اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے۔کیونکہ نفرت کبھی محبت کے بچے پیدا نہیں کرتی اور محبت کو کبھی کڑوے پھل نہیں لگتے۔ اس پہلو سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کی عائلی زندگی کو اس کے ایمان کی علامت قرار دیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اَکْمَلُ الْمُومِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خَلْقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِکُمْ۔مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

(ترمذی کتاب ا لنکاح باب حق المراۃعلی زوجھا حدیث نمبر1082)

یہ اکمل المومنین یعنی کامل ترین مومن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کون ہو سکتا تھا اسی لئے آپؐ نے فرمایا

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ اچھا ہے اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنے اہل و عیال سے حسن سلوک کرنے والا ہوں۔

(ابن ماجہ کتاب النکاح باب حسن معاشرۃ النساء حدیث نمبر 1967)

یہ ایک حیرت انگیزموازنہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کے درمیان مقام کی کوئی نسبت نہیں۔ اہل بیت کا سب کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ ہے۔ اس کے باوجود آپ رسول اللہؐ کو ان پر جھکتے ہوئے اور ان کے لئے بچھتے ہوئے اسی طرح دیکھتے ہیں کہ گویا آسمان زمین سے گلے مل رہا ہے اور سورج نے ذروں کو تابانی بخش دی ہے۔

آیئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کی طرف چلیں اور ازواج مطہرات کی آنکھوں سے دیکھیں کہ ان کا مقدس شوہر اور ہمارا محبوب رسولؐ کیسا تھا۔

گھریلو ماحول

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول ہے کہ گھر میں داخل ہوتے ہی بلند آواز سے السلام علیکم کہتے اور رات کے وقت آئیں تو سلام ایسی آہستگی سے فرماتے ہیں کہ بیوی جاگتی ہو تو سن لے اور سو گئی ہو تو جاگ نہ پڑے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپ کے اہل بیت کا بیان ہے کہ آپؐ گھر میں بلندآواز سے کلام نہیں کرتے۔ نہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر برا مناتے ہیں بلکہ ایک لازوال بشاشت اور غیرمفتوح مسکراہٹ ہے۔ ازواج کہتی ہیں آپ سب سے نرم خُو، اخلاق کریمانہ کی بارشیں برسانے والے بہت ہنسنے والے اور بہت مسکرانے والے ہیں۔ (طبقات ابن سعد جلد اول ص 365)

حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کوئی درشت کلمہ اپنی زبان پر نہ لائے۔ نیز فرماتی ہیں کہ آپؐ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خُو تھے اور سب سے زیادہ کریم۔ عام آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے، آپؐ نے منہ پر کبھی تیوری نہیں چڑھائی ہمیشہ مسکراتے ہی رہتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا یہ بھی بیان ہے کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرتؐ نے اپنے کسی خادم یا بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ (شمائل الترمذی باب فی خلق رسول اللہؐ)

صبح کھانے کو جو کچھ میسر ہوتا تو کھا لیتے ورنہ فرماتے آج ہم روزہ رکھ لیتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز صوم النافلۃ حدیث نمبر 3299)

آپ نے کھانے میں کبھی کوئی عیب نہیں نکالا اگر پسند ہوتا ہے تو کھا لیتے ورنہ خاموشی سے اٹھ جاتے کوئی تکلیف دہ لفظ استعمال نہیں کرتے۔(صحیح بخاری کتاب المناقب باب صفۃ النبی حدیث نمبر 3299)

رات کو دیر سے گھر لوٹتے تو کسی کو زحمت دیئے یا جگائے بغیر کھانا یا دودھ خود تناول فرما لیتے۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف حدیث نمبر 3831)

وہ مغربی تہذیب جو عورت کے حقوق کی ٹھیکیدار بنتی ہے اس کا آج بھی یہ حال ہے کہ 1973ء کے ایک سروے کے مطابق یورپ میں ہر سال 27ہزار ایسے شدید واقعات رونما ہوتے ہیں کہ جن میں مرد اپنی بیویوں کو مارمار کر زخمی کر دیتے ہیں۔

1915ء میں یہ قانون بنا تھا کہ مرد اپنی بیوی کو مار سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ جس چھڑی سے مارے وہ مرد کے انگوٹھے کی موٹائی سے زیادہ نہ ہو۔1974ء میں Erin Pizzyکی کتاب Scream quietly or the neighbours will hear میں عورتوں پر ظلم کی دردناک داستانیں رقم کی گئی ہیں۔ جن میں مار مار کر عورتوں کی ہڈیاں توڑنے، سگریٹ سے جلد جلانے اور خطرناک زخموں کا تذکرہ ہے شراب کی بوتلیں ان کے سروں پر مار مار کر توڑی جاتی ہیں اور باندھ کر سگریٹ سے جلایا جاتا ہے۔

(الفضل 7جنوری 2003ء)

اس کے مقابل پر آج سے 1400سال قبل عفو مجسم اور رحمت تمام کا نمونہ کل عالم کے لئے مشعل راہ ہے۔

آپ کی وفاداری اور حسن و احسان کا یہ منظر کتنا دلکش ہے کہ حضرت خدیجہؓ کی زندگی میں بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی آپؐ نے کئی سال تک دوسری بیوی نہیں کی، اور ہمیشہ محبت اور وفا کے جذبات کے ساتھ حضرت خدیجہؓ کا محبت بھرا سلوک یاد کیا۔لمبی عمر پانے والی آپؐ کی ساری اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے تھی اس کی تربیت و پرورش کا خوب لحاظ رکھا۔ نہ صرف ان کے حقوق ادا کئے بلکہ حضرت خدیجہؓ کی امانت سمجھ کر ان سے کمال درجہ محبت فرمائی۔ حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ کی آواز کان میں پڑتے ہی کھڑے ہو کران کا استقبال کرتے اور خوش ہو کر فرماتے خدیجہؓ کی بہن ہالہ آئی ہیں۔ گھر میں کوئی جانور ذبح ہوتا تو اس کا گوشت حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں میں بھجوانے کی تاکید فرماتے۔ الغرض آپؐ خدیجہؓ کی وفاؤں کے تذکرے کرتے تھکتے نہ تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں مجھے کبھی کسی زندہ بیوی کے ساتھ اتنی غیرت نہیں ہوئی جتنی حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ہوئی حالانکہ وہ میری شادی سے تین سال قبل وفات پاچکی تھیں۔ کبھی تو میں اتنا کر کہہ دیتی یا رسول اللہؐ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اتنی اچھی اچھی بیویاں عطا فرمائی ہیں اب اس بڑھیا کا ذکر جانے بھی دیں۔ آپؐ فرماتے نہیں نہیں خدیجہ اس وقت میری ساتھی بنیں جب میں تنہا تھا۔ وہ اس وقت میری سپر بنیں جب میں بے یارومددگار تھا۔ وہ اپنے مال کے ساتھ مجھ پرفدا ہو گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے اولاد عطا کی۔ انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے جھٹلایا۔

(مسلم کتاب الفضائل۔ فضائل خدیجۃ۔بخاری کتاب الادب باب حسن العہد من الایمان مسند احمد جلد 6ص 118)

گھر کے کاموں میں شرکت

گھر میں موجودگی کے دوران آپ ازواج کے شانہ بشانہ گھر کے معمولی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ انسانی عقل حیران ہوتی ہے کہ دنیا کا سب سے معمور الاوقات وجود جس سے بڑھ کر مصروفیت کا تصور بھی ممکن نہیں وہ گھر میں ایک ایک لمحہ کو اہل خانہ کے لئے خوشگوار اور یادگار بناتا ہے۔اور ازواج قطرہ قطرہ آپ کی محبت کشید کرتی ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے جو کام کرتے تھے ان کا نقشہ حضرت عائشہؓ نے اس طرح کھینچا ہے کہ حضورؐ اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے اور اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے۔

(مسند احمد حدیث نمبر33756)

دوسری روایات میں ہے کہ آپؐ اپنے کپڑے صاف کر لیتے، ان کو پیوند لگاتے، بکری کا دودھ دوہتے، اونٹ باندھتے، ان کے آگے چارہ ڈالتے، آٹا گوندھتے اور بازار سے سودا سلف لے آتے۔

(شفاعیاض باب تواضع)

مزید بیان کیا گیا ہے کہ ڈول مرمت کر لیتے خادم اگرآٹا پیستے ہوئے تھک جاتا تو اس کی مدد کرتے اور بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے تھے۔

(شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ جلد 4ص 264و اسدالغابہ)

خوشیوں میں شمولیت

گھر میں کام کاج کے ساتھ اپنی ازواج کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں میں شامل ہوتے اوراسے کبھی وقت کا ضیاع نہ سمجھتے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب میں بیاہ کر آئی تو میں حضورؐ کے گھر میں بھی گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری سہیلیاں بھی تھیں۔ جو میرے ساتھ مل کر گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں۔ جب حضورؐ گھر تشریف لاتے(اور ہم کھیل رہی ہوتیں) تو میری سہیلیاں حضورؐ کو دیکھ کر ادھر ادھر کھسک جاتیں لیکن حضورؐ ان سب کو اکٹھا کرکے میرے پاس لے آتے اور پھر وہ میرے ساتھ مل کر کھیلتی رہتیں۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الانبساط الی الناس حدیث نمبر5665)

جب حضورؐ جنگ تبوک سے واپس آئے یا شاید یہ اس وقت کی بات ہے جب حضورؐ خیبر سے واپس آئے تو حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے۔ ان کے صحن میں ایک جگہ پردہ لٹک رہا تھا ہوا کا ایک جھونکا آیا تو اس پردہ کا ایک سرا ہٹ گیا۔ اس پردہ کے پیچھے حضرت عائشہؓ کی گڑیاں رکھی تھیں پردہ ہٹا تو وہ نظر آنے لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عائشہؓ یہ کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا میری گڑیاں ہیں۔ حضورؐ کی نظر پڑی تو دیکھا کہ ان گڑیوں کے درمیان میں ایک گھوڑا کھڑا ہے جس کے چمڑے کے پر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے ان گڑیوں کے درمیان میں کیا نظر آ رہا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ گھوڑا ہے۔ آپؐ نے پوچھا (پروں کی طرف اشارہ کرکے) کہ گھوڑے کے اوپر یہ کیا چیز ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ پر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا بھئی تعجب ہے پروں والا گھوڑا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپؐ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان کا بھی ایک گھوڑا تھا جس کے بہت سے پر تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میں نے یہ کہا تو حضورؐ بے اختیار ہنس پڑے اور ایسی شگفتہ کھلی ہوئی ہنسی تھی کہ حضورؐ ہنسے تو دہن مبارک اتنا کھل گیا کہ مجھے حضورؐ کے سامنے کے آخری دانت بھی نظر آنے لگے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب اللعب بالبنات حدیث نمبر4284)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہی تھی تو میں نے حضورؐ سے دوڑ کا مقابلہ کیا اور حضورؐ سے آگے نکل گئی۔ بعد میں میرا بدن بھاری ہو گیا تو پھر میں نے حضورؐکے ساتھ دوڑ لگائی لیکن حضورؐ مجھ سے آگے نکل

گئے اور فرمایا۔ اے عائشہ! یہ اس جیت کا بدلہ ہے جو تو نے مجھ پر پہلے حاصل کی تھی۔

(ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی السبق علی الرجل حدیث نمبر 2214)

ایک عید کے موقع پر اہل حبشہ مسجد نبویؐ کے وسیع دالان میں جنگی کرتب دکھا رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ سے فرماتے ہیں کہ کیا تم بھی یہ کرتب دیکھنا پسند کرو گی اور پھر ان کی خواہش پر انہیں اپنے پیچھے کر لیتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وہ دیر تک آپؐ کے کندھے پر ٹھوڑی رکھے آپؐ کے رخسار کے ساتھ رخسار ملا کر یہ کھیل دیکھتی رہیں آپؐ بوجھ سہارے کھڑے رہے یہاں تک کہ میں خود تھک گئی۔ آپؐ فرمانے لگے اچھا کافی ہے تو اب گھر چلی جاؤ۔

(بخاری کتاب العیدین باب الحراب والدرق یوم العید حدیث نمبر 897)

بے تکلف دوست

ازواج کے ساتھ آپ کا تعلق دوستوں کا سا نظر آتا ہے۔ اور بے تکلفی اور مزاح نے ان حجروں میں نور بھر دیا۔

ایک دفعہ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اندر آئے تو حضرت عائشہؓ کو بلند آواز میں حضورؐ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے سنا۔ حضرت ابو بکرؓ غصہ میں آ گئے اور چاہا کہ حضرت عائشہؓ کو پکڑ کر ایک تھپڑ لگائیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آڑے آ گئے۔ ابو بکرؓ، عائشہؓ کو کہہ رہے تھے کہ میں آئندہ تجھے حضورؐ کے سامنے بلند آواز سے بولتے ہوئے نہ سنوں۔ اور اسی غصہ میں وہ چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد حضورؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔ تو نے دیکھا ہے کہ میں نے اس آدمی کی مار سے تجھے کس طرح بچایا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت ابو بکرؓ دوبارہ آئے تو میاں بیوی کو راضی خوشی پایا تو کہنے لگے کہ مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کر لو جس طرح تم نے مجھے اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا۔ حضورؐ نے بلاتوقف فرمایا۔ ہاں ہاں، ہم تمہیں شریک کرتے ہیں۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب المزاح حدیث نمبر 4347)

یہ مقدس رسولؐ تو کل عالم کو اس صلح و آشتی کی جنتوں میں شریک کرنا چاہتا ہے۔ خوشا نصیب وہ لوگ جو اس کے نقش قدم پر چل کر اپنی دنیا اور آخرت کو سنوارتے ہیں۔

آپؐ ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے اور دشمنوں کو اپنا بنانے کی خداداد صلاحیت سے مالا مال ہیں۔ اور یہ بارش اہل خانہ پر بھی اسی شان کے ساتھ برستی ہے۔

ام المومنین حضرت صفیہؓ جو رسول اللہؐ کے شدید معاند اور یہودی قبیلہ بنو نضیر کے مشہور سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ جنگ خیبر میں حضرت صفیہؓ کا باپ اور ان کا خاوند مسلمانوں سے لڑتے ہوئے مارے گئے تھے، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی یہود خیبر پر احسان فرماتے ہوئے حضرت صفیہؓ کو اپنے عقد میں لینا پسند فرمایا۔ اپنے جانی دشمن کی بیٹی صفیہؓ کو بیوی بنا کر اپنی شفقتوں اور احسانوں سے جس طرح انہیں اپنا گرویدہ کیا اور ان کا دل آپؐ نے جیتا وہ بلاشبہ انقلاب آفریں ہے۔ جنگ خیبر سے واپسی کا وقت آیا تو صحابہ کرام نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ آنحضرتؐ اونٹ پر حضرت صفیہؓ کے لئے خود جگہ بنا رہے ہیں وہ عبا جو آپ نے زیب تن کر رکھی تھی اتاری اور اسے تہہ کر کے حضرت صفیہؓ کے بیٹھنے کی جگہ پر بچھا دیا۔ پھر ان کو سوار کراتے وقت اپنا گھٹنا ان کے آگے جھکا دیا اور فرمایا اس پر پاؤں رکھ کے اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر حدیث نمبر 3879)

حضرت صفیہؓ کا بیان ہے کہ چونکہ جنگ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ میرے باپ اور شوہر مارے گئے تھے اس لئے میرے دل میں آپ کے لئے انتہائی نفرت تھی مگر آپؐ نے میرے ساتھ ایسا حسن سلوک فرمایا کہ میرے دل کی سب کدورت جاتی رہی۔ حضرت صفیہؓ بیان فرماتی ہیں کہ خیبر سے ہم رات کے وقت چلے تو آپؐ نے مجھے اپنی سواری کے پیچھے بٹھا لیا مجھے اونگھ آگئی اور سر پالان کی لکڑی سے جا ٹکرایا۔ حضورؐ نے بڑے پیار سے اپنا دست شفقت میرے سر پر رکھ دیا اور فرمانے لگے۔ اے لڑکی۔ اے حیی کی بیٹی ذرا احتیاط ذرا اپنا خیال رکھو۔ پھر رات کو جب ایک جگہ پڑاؤ کیا تو وہاں میرے ساتھ بہت بہت محبت بھری باتیں کیں۔ فرمانے لگے دیکھو تمہارا باپ میرے خلاف تمام عرب کو کھینچ لایا تھا اور ہم پر حملہ کرنے میں پہل اس نے کی تھی اور یہ سلوک ہم سے روا رکھا تھا جس کی بنا پر مجبوراً تیری قوم کے ساتھ ہمیں یہ سب کچھ کرنا پڑا، جس پر میں بہت معذرت خواہ ہوں۔ مگر تم خود جانتی ہو کہ یہ سب کچھ ہمیں مجبوراً اور جواباً کرنا پڑا ہے۔ حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب میں رسول کریمؐ کے پاس سے اٹھی تو آپؐ کی محبت میرے دل میں ایسی رچ بس چکی تھی کہ دنیا میں آپؐ سے بڑھ کر مجھے کوئی پیارا نہ رہا۔

(مجمع الزوائد ھیثمی باب فی حسن خلقہ جلد 9ص 15)

یہ واقعہ رسول اللہ کے خلق عظیم کا شاہکار اور آپؐ کی عائلی زندگی کا ایک بے مثال نمونہ ہے۔ مگر حضرت صفیہؓ ان عاشقان رسولؐ میں اکیلی نہیں تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کم از کم 3شادیاں دشمن قبائل میں ہوئی تھیں۔ مگر رسول اللہؐ کے حسن سلوک نے نہ صرف ان ازواج کو بلکہ ان تمام قبائل کو فتح کر لیا تھا۔

دشمن قبائل کی تسخیر

شعبان 5ھ میں حضرت جویریہؓ سے رسول اللہؐ کا نکاح ہوا حضرت جویریہؓ کا باپ حارث بن ابی ضرار بنو مصطلق کا سردار تھا۔ اسلام دشمنی میں پیش پیش تھا۔ یہ قبیلہ لوٹ مار، ڈاکہ و رہزنی میں بھی ایک نام رکھتا تھا۔ اسلام کے خلاف جنگوں میں بنو مصطلق بھی ضرور شریک ہوتے تھے۔ اسی بناء پر جب غزوہ بنی مصطلق ہوا تو اس کے نتیجہ میں بہت سے افراد قیدی کے طور پر مدینہ لائے گئے جن میں سردار قبیلہ حارث بن ابی ضرار کی بیٹی بّرہ (حضرت جویریہؓ) بھی تھی۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی۔ صحابہؓ نے جب یہ دیکھا کہ ان کے آقا نے بنو مصطلق کی رئیس زادی کو شرف ازدواجی عطا فرمایا ہے تو انہوں نے اس بات کو خلاف شان نبویؐ سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی قبیلہ کو اپنی قید میں رکھیں۔ چنانچہ اس طرح ایک سو گھرانے یعنی سینکڑوں قیدی بلا فدیہ یک لخت آزاد کر دئیے گئے۔ اسی بناء پر حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ جویریہ اپنی قوم کے لئے نہایت مبارک وجود ثابت ہوئی ہے۔ اس رشتہ اور اس احسان کا یہ نتیجہ ہوا کہ بنو مصطلق کے لوگ بہت جلد اسلام کی تعلیم سے متاثر ہوکر اپنی پرانی عادات ڈکیتی و رہزنی چھوڑ کر نیک نمونہ اختیار کرنے لگے اور پھر بلا تاخیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ بگوش ہو گئے۔

(سیرۃ ابن ہشام باب غزوۃ بنو المصطلق و ذکر ازواجہ)

حضرت ام حبیبہؓ کا باپ ابو سفیان عمائدین قریش میں سے تھا اور غزوہ احد اور حمراء الاسد ، احزاب وغیرہ لڑائیوں میں ابو سفیان ہی قائد قریش نظر آتا ہے مگر اس تزوج مبارکہ کے بعد وہ کسی جنگ میں مسلمانوں کے خلاف فوج کشی کرتا نظر نہیں آتا، بلکہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد خود بھی اسلام کے جھنڈے کے نیچے آ کر پناہ لیتا ہے۔

حضرت ام حبیبہؓ کا باپ ابو سفیان عمائدین قریش میں سے تھا اور غزوہ احد اور حمراء الاسد ، احزاب وغیرہ لڑائیوں میں ابو سفیان ہی قائد قریش نظر آتا ہے مگر اس تزوج مبارکہ کے بعد وہ کسی جنگ میں مسلمانوں کے خلاف فوج کشی کرتا نظر نہیں آتا، بلکہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد خود بھی اسلام کے جھنڈے کے نیچے آ کر پناہ لیتا ہے۔

یہ ام حبیبہؓ رسول اللہؐ کے عشق میں اس قدر مخمور تھیں کہ ایک دفعہ ان کا والد ابو سفیان ملنے آیا اور رسول اللہؐ کے بستر پر بیٹھنا چاہا تو ام حبیبہؓ نے بستر لپیٹ دیا۔ ابو سفیان سخت برہم ہوا مگر انہوں نے کہا کہ آپ مشرک ہیں اور یہ رسول اللہؐ کا بستر ہے اس لئے اس پر بیٹھنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔

(الاصابہ جلد 7ص 653)

عدل کا معراج

مخفی مگر دیر پا اثرات کی حامل حکمتوں کے تحت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں بیک وقت مختلف المزاج، حیثیت اور عمر کی بیویاں ہیں۔ ان میں رؤسائے عرب کی چشم و چراغ بھی ہیں اور غریب و نادار لڑکیاں بھی۔ صاحب جمال بھی ہیں اور صاحب کمال بھی ۔ سن رسیدہ بھی ہیں اور چودہ پندرہ سال کی عمر والی بھی۔ تیز مزاج بھی ہیں اور حلم و صبر والی بھی۔ گویا کاشانۂ نبوت میں مختلف الخیال عناصر کا اجتماع ہے۔ ان سب کی استعدادوں، ضروریات اور عقل و فہم کے مطابق ان کے حقوق کی ادائیگی اور تربیت ایک پہاڑ معلوم ہوتا ہے جبکہ نبوت کے دیگر لاتعداد فرائض بھی آپ کے منتظر ہوتے ہیں مگر یہ آپؐ ہی کی شان ہے کہ ازواج مطہرات کے درمیان حیرت انگیزطور پرعدل و انصاف فرماتے ہیں۔

چنانچہ آپؐ کھانے پینے، پہننے، گزارہ اور ملاقات میں ہر ایک بیوی کے ساتھ مساوی سلوک فرماتے ہیں۔ عموماً بعد نماز عصر ہر ایک بیوی کے مکان پر تشریف لے جا کر ان کی ضروریات معلوم فرماتے ہیں اور بعض دفعہ سب بیویوں سے ایک مکان میں مختصر ملاقات فرماتے ہیں اور نوبت بہ نوبت ہر ایک کے گھر میں استراحت فرمایا کرتے ہیں۔ کسی حال میں بھی ایک بیوی کو دوسری کی حق تلفی کی اجازت نہیں دیتے اور ان بے خطا تدبیروں کے ساتھ پر سوز دعاؤں کے تیر بھی شامل ہیں۔ ہمیشہ یہ دعا زبان مبارک پر جاری رہتی ہے کہ اے میرے اللہ میری یہ تقسیم اس دائرہ میں ہے جس میں مجھے اختیار ہے یعنی اپنے دائرہ اختیار میں میں اپنی تمام ازواج سے انصاف کا سلوک کرتا ہوں مجھے ان باتوں میں ملامت نہ کرنا جن میں میرا کوئی بس نہیں چلتا۔

(جامع ترمذی۔ ابواب ا لنکاح باب فی التسویۃ بین الضرائر حدیث نمبر1059)

ازواج کے مابین محبت کے خواہاں

آپؐ چاہتے تھے کہ آپ کی ازواج کے مابین بھی محبت اور الفت کے تعلقات پیداہوں اور حتی الامکان کوئی رنجش نہ ہو۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے گوشت کی یخنی نکال کر اس میں کچھ آٹا ملا کر اسے پکایا۔ عرب میں یہ بڑا مقوی اور زود ہضم کھانا تھا جسے خزیرہ کہتے تھے۔ حضرت سودہؓ بھی وہیں تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ میں نے سودہ سے کہا آؤ کھا لو۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ میں نے پھر اصرار کیا انہوں نے پھر انکار کر دیا۔ میں نے پھر کھانے پر اصرار کیا اور کہا کہ اگر تم اب بھی نہیں کھاؤ گی تو میں اسے تمہارے منہ پر مل دوں گی۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ چنانچہ میں نے خزیرہ لے کر ان کے منہ پرلیپ کر دیا۔ حضورؐ نے یہ ماجرا دیکھا تو ہنس پڑے۔ اور یہ عادلانہ فیصلہ فرمایا کہ آپؐ نے مجھے بٹھا لیا اور سودہ سے فرمایا کہ اب تم یہ خزیرہ عائشہ کے منہ پر مل دو۔ چنانچہ سودہ نے بھی از راہ مذاق ایسا ہی کیا۔ اور حضورؐ خوب ہنسے۔

(شرح المواھب للزرقانی جلد 4ص 271)

سفروں میں احسان کا سلسلہ

عدل اور احسان کا یہ سلسلہ سفروں میں بھی جاری رہتا ہے عام طور پر سفروں کے وقت قرعہ اندازی کر کے ایک بیوی کو ساتھ لے جاتے ہیں اور وہ آپ کے جود و کرم سے فیضیاب ہوتی ہے۔

پہلے عورت

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ عسفان سے واپسی کے وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضورؐ کے پیچھے اونٹنی پر حضرت صفیہؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ اونٹنی کے ٹھوکر کھانے کی وجہ سے دونوں گر پڑے۔ ابو طلحہ حضورؐ کو سہارا دینے کے لئے لپکے۔ حضورؐ نے فرمایا علیک المراۃ پہلے عورت کا خیال کرو۔ ابو طلحہ یہ سن کر منہ پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہ کے پاس آئے اور ان پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر ان دونوں کے لئے سواری کو درست کیا ۔ حضورؐ

اور حضرت صفیہ اس پر سوار ہو گئے۔
(بخاری کتاب الجہاد حدیث نمبر2856)

حضورؐ کا فرمان کیا عجیب ہے میرا خیال چھوڑ و عورت کی خبر لو، گویا Ladies Firstکا محاورہ سب سے پہلے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جاری ہوا۔

ایک سفر میں آپؐ کی بیویاں اونٹوں پر سوار تھیں کہ حدی خواں انجشہ نامی نے اونٹوں کو تیز ہانکنا شروع کر دیا۔ آنحضرتؐ فرمانے لگے ’’ اے انجشہ! تیرا بھلا ہو۔ ان نازک شیشوں کا خیال رکھنا۔ ان آبگینوں کو ٹھوکر نہ لگے۔ یہ شیشے ٹوٹنے نہ پائیں ۔ اونٹوں کو آہستہ ہانکو‘‘۔ اس واقعہ کے ایک راوی ابو قلابہؓ بیان کیا کرتے تھے کہ دیکھو رسول اللہؐ نے عورتوں کی نزاکت کا لحاظ کرتے ہوئے ان کو شیشے کہا۔ یہ محاورہ اگر کوئی اور استعمال کرتا تو تم لوگ عورتوں کے ایسے خیر خواہ کوکب جینے دیتے ضرور اسے ملامت کرتے۔
(مسلم کتاب الفضائل باب رحمۃ النبیؐ حدیث نمبر 4287)

جس طرح گلاس کے پیکٹ پر لکھا ہوتا ہے Glass With Careاسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ محاورہ عورت کے لئے ایجاد فرمایا تھا۔

روایات میں حضرت عائشہؓ کا ہار ایک سے زیادہ مرتبہ گم ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ ایک ایسے ہی موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال شفقت سے حضرت عائشہؓ کے ہار کی تلاش میں کچھ لوگ بھجوائے اور نتیجۃً اسلامی لشکر کو اس جگہ پڑاؤکرنا پڑا جہاں پینے کے لئے پانی میسر تھا نہ وضو کے لئے ۔ ایسی صورت میں حضرت عائشہؓ کے والد حضرت ابو بکرؓ بھی آپؓ سے ناراض ہو گئے اور سختی سے انہیں فرمانے لگے:تم ہر سفر میں ہی مصیبت اور تکلیف کے سامان پیدا کر دیتی ہو۔ مگر آنحضورؐ نے کبھی ایسے موقع پر حضرت عائشہؓ کو کوئی سخت کلمہ نہیں کہا حالانکہ ان کی وجہ سے آپؐ کو پورے لشکر کا پروگرام بدلنا پڑا اور تکلیف بھی اٹھانی پڑی۔
(صحیح بخاری کتاب التیمم باب فلم تجدوماء اً حدیث نمبر 322)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ناز نخرے اور زیادتیاں برداشت کرتے مگر ان سے عفو کا سلوک فرماتے۔

حضرت میمونہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول کریمؐ کی باری میرے ہاں تھی آپؐ باہر تشریف لے گئے تو میں نے دروازہ بند کر دیا۔آپ نے واپس آکر کھٹکھٹایا تو میں نے کھولنے سے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا تمہیں قسم ہے کہ تم ضرور دروازہ کھولو گی۔ میں نے کہا کہ آپ میری باری پر کسی اور بیوی کے گھر چلے گئے تھے تو آپؐ نے فرمایا ہرگز نہیں مجھے پیشاب کی شدید حاجت تھی اس لئے باہر نکلا تھا۔ (طبقات ابن سعد جلد 8 ص 365)

وہ دشمن جو رسول اللہؐ پر زبان طعن دراز کرتے ہیں ان کا منہ بند کرنے کے لئے خدا کی تقدیر نے یہ نظارہ بھی دکھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے آپ سے کچھ مطالبے کئے جس پر سورۃ احزاب کی آیات 29،30نازل ہوئیں جن میں کہا گیا کہ اگر تم دنیاوی اموال چاہتی ہو تو میں تمہیں دے کر رخصت کر دیتا ہوں مگر تمام ازواج مطہرات نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور کسی نے بھی آپ کا دامن نہیں چھوڑا۔
(صحیح بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ احزاب حدیث نمبر4412)

اور درحقیقت محمد مصطفیؐ کے قدموں کی جنت چھوڑ کر جا بھی کون سکتا تھا۔مگر خدا کا رسول چاہتا ہے کہ دنیا کا گھر گھر اسی جنت کا پرتو بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

الفضل کی ویب سائٹ وزٹ کریں

روزنامہ الفضل لندن کی خوبصورت ویب سائٹ وزٹ کرنےاورمزید تفصیلات سے آگاہی کے لئے یہاں کلِک(click) کریں۔

www.alfazlonline.org

وہ بادشاہ آیا۔ عالمی ایوانوں میں خلیفۃ المسیح کے خطابات کی گونج

محمد فاتح ملک

آج خلافت خامسہ کے بابرکت دور سے گزرتے ہوئے جب ہم اس مبارک عہد پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ’’وہ بادشاہ آیا‘‘ ایک نئے رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات اقدس کے ذریعہ پورا ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو لئے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر بڑے فورم پر دنیا کی راہنمائی کے لئے خطابات فرما رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بڑی بڑی پارلیمنٹس میں تشریف لے جاتے ہیں اور ان کی راہنمائی کے سامان کرتے ہیں۔ اس وقت خلیفۃ المسیح ساری دنیا میں ’’امن کے سفیر‘‘ کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ دنیا میں امن کی ضرورت اور عالم انسانیت پر منڈلاتے تیسری جنگ عظیم کے مہیب سائے سے حضور انور بار بار اقوام عالم کو خبردار فرما رہے ہیں۔اسی تناظر میں 16 سالہ دور خلافت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز متعدد سربراہان مملکت کو مل چکے ہیں۔ کئی پارلیمنٹس میں خطاب فرما چکے ہیں۔ عالمی طاقتوں کے راہنماؤں کو خطوط لکھ چکے ہیں۔ سینکڑوں ممبران پارلیمنٹ اور سینٹرز کو شرف ملاقات بخش چکے ہیں۔ درجنوں ممالک کے سفارتکاروں کی رہبری فرما چکے ہیں۔ دنیا بھر میں پھیلے بے شمار معززین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزکی نصائح کو سنتے اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ دنیا کے کئی طاقتور ملکوں کے ایوانوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطاب فرما چکے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جن ممالک کی پارلیمنٹ میں خطاب فرما چکے ہیں ان کی کسی قدر تفصیل درج ذیل ہے۔

22۔اکتوبر2008ءکو امام جماعت احمدیہ عالمگیر سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد نے برطانوی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف کامنز میں خطاب فرمایا۔ یہ استقبالیہ جماعت احمدیہ کے ہیڈکوارٹرز واقع مسجد فضل ، پٹنی کی M.P جسٹن گریننگ (Justine Greening) کی طرف سے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر دیا گیا۔ جس میں برطانوی پارلیمنٹ کے ممبران، پریس کے معزز ممبران، سیاستدان اور مختلف شعبہ جات کے ماہرین شامل تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کا عنوان ’’عالمی بحران پر اسلامی نقطۂ نظر‘‘تھا۔

30 مئی 2012ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملٹری ہیڈکوارٹرز کوبلز جرمنی میں خطاب فرمایا۔ اس خطاب کا عنوان ’’وطن سے محبت کے متعلق اسلامی تعلیمات‘‘تھا۔

27 جون 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ میں کیپیٹل ہل واشنگٹن ڈی سی میں تاریخی خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں اہم اراکین کانگریس وسینٹ، سفیروں، وائٹ ہاؤس اور سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف، غیر سرکاری تنظیموں کے راہنماؤں، مذہبی قائدین، اساتذہ کرام، مشیروں، سفارتی نمائندوں، تھنک ٹینکس اور پینٹاگان کے نمائندوں اور میڈیا کے افراد سے خطاب فرمایا۔ اس خطاب کا موضوع ’’عالمی بحران اور امن کی راہ‘‘ تھا۔

4 دسمبر 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یورپین پارلیمنٹ سے خطاب فرمایا۔ اس خطاب کے دوران 30 ممالک کے 350 نمائندگان شامل ہوئے۔ہال یورپی نمائندوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ’’امن کی کُنجی۔ بین الاقوامی اتحاد‘‘ کے عنوان پر خطاب فرمایا۔

11 جون 2013ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک بار پھر برطانوی پارلیمنٹ تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس لندن میں خطاب فرمایا۔ اس تقریب میں اڑسٹھ 68 نمایاں شخصیات نے شمولیت کی جن میں تیس (30) ممبران پارلیمنٹ بارہ(12) ممبران ہاؤس آف لارڈز بشمول چھ وزراء، شامل تھے۔ برطانوی پارلیمنٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ’’اسلام۔ امن اور محبت کا مذہب‘‘ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

4 نومبر 2013ءکو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ولنگٹن میں نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ سے خطاب فرمایا۔ اس اجلاس میں ممبر آف پارلیمنٹ کے علاوہ مختلف ممالک کے سفارت کار، محققین اور دیگر معزز مہمان شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے’’امن عالم۔ وقت کی ضرورت‘‘کے عنوان پر خطاب فرمایا۔

6۔اکتوبر2015ءکو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہالینڈ میں ڈچ نیشنل پارلیمنٹ میں ان کی امور خارجہ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس سے خطاب فرمایا۔ اس خطاب کو 100 سے زائد معزز مہمانوں نے سنا، جن میں مختلف ممالک کے سفیر، اور نمائندگان بھی شامل تھے۔ اس تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ’’حالات حاضرہ اور اسلام کی پُر امن تعلیم‘‘ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

17۔اکتوبر 2016ءکو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کینیڈا کی پارلیمنٹ میں خطاب کے لئے تشریف لے گئے۔ اس خطاب میں 225 سے زائد افراد نے شمولیت کی جس میں 6 وزراء، 57 ممبران نیشنل پارلیمنٹ 11 ممالک کے سفراء ، مختلف NGOs کے سربراہان، مذہبی راہنماؤں، میڈیا کے افراد اور دیگر معزز ممبران شامل تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر ’’دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے اسلامی تعلیم‘‘ کے عنوان پر خطاب فرمایا۔

8۔اکتوبر2019ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یونیسکو بلڈنگ پیرس تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے ’’دنیا کی سائنسی اور علمی ترقی‘‘کے عنوان پر خطاب فرمایا۔

خاکسار نے ان چند خطابات کا ذکر کیا ہے۔ ورنہ ان خطابات کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ درجنوں ایسے پروگرامز میں شرکت فرما چکے ہیں جن میں مختلف ممالک کے سربراہان، سفارتکار، سیاستدان، پریس و میڈیا کے نمائندے ودیگر شعبہ ہائے زندگی کے لوگ شامل ہوتے رہے ہیں۔ ان پروگراموں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دنیا میں امن کے قیام اور اسلام امن کا مذہب ہے کے موضوع پر کئی بار خطاب فرما چکے ہیں۔ 2004ء سے جماعت احمدیہ ہر سال باقاعدگی سے امن کانفرنس(Peace Symposium) منعقد کر رہی ہے جس میں دنیا بھر سے مختلف نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ ہر سال حالات حاضرہ کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ دنیا کو امن کے قیام کے طریق بتاتے ہیں۔ ساری دنیا میں خلیفۃ المسیح کا تعارف ’’امن کے سفیر‘‘ کے طور پر ہونا اور دنیا کی بڑی بڑی پارلیمنٹس میں خلیفۃ المسیح کو خطاب کی دعوت دینا در اصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ’’بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘ اور ’’وہ بادشاہ آیا‘‘ کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اس وقت جماعت احمدیہ مسلمہ دنیا میں قیام امن کی سب سے بڑی داعی اور حامی ہے اور یہ بات بین الاقوامی میڈیا حضور انور کے دوروں کے دوران خاص طور رپورٹ کر رہا ہے۔اس طرح اسلام کا حقیقی اور خوبصورت چہرہ دنیا کے سامنے واضح ہو رہا ہے۔

****

انیس احمد ندیم۔جاپان

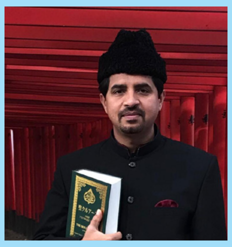

تائیوان میں منعقد ہونے والی سوشل ویلیوز کانفرنس میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی

حکومتِ وقت کی خیرخواہی اور حب الوطنی کے موضوع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف ”عالمی بحران اور امن کی راہ“ کے اقتباسات کانفرنس کے سیشن میں پیش کئے گئے

مورخہ 5,4 دسمبر 2019ء کو تائیوان کے دارالحکومت تائی پے میں سوشل ویلیوز انٹرنیشنل کانفرنس کا انعقاد ہوا ۔اس کانفرنس میں 30 ممالک کے نمائندگان کے علاوہ 50 کے قریب مقامی تائیوانی باشندوں نے شرکت کی ۔ اس کانفرنس کا مقصد ہر ملک و قوم کی مقامی روایات اور ثقافت کا احترام نیز اس کی اہمیت اُجاگر کرنا تھا ۔ خاکسار ان ایام میں تائیوان میں تبلیغی دورہ پر موجود تھا ۔ کانفرنس کے تائیوانی میزبان سے رابطے اورملاقات کی درخواست کے بعد اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے معجزانہ رنگ میں نہ صرف یہ کہ کانفرنس میں شرکت کی اجازت مل گئی بلکہ اس کے ایک سیشن میں اسلام احمدیت کا تعارف کروانے ”حب الوطنی“ کے بارہ میں اسلامی تعلیم پیش کرنے اور حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصنیف ”عالمی بحران اور امن کی راہ“ کا تعارف کروانے کا بھی موقع پیدا ہو گیا ۔

کانفرنس کے میزبان پروفیسر Chien-Wen Mark Shen سے ملاقات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف ”عالمی بحران اور امن کی راہ “ کا چینی ترجمہ پیش کیا گیا۔ کانفرنس میں شرکت کی اجازت ملنے کے بعد خاکسار نے درخواست کی کہ میرے پاس اس کتاب کی دس کاپیاں موجود ہیں ، اگر اجازت ہو تو یہ حاضرین میں تقسیم کر دی جائیں ۔ پروفیسر صاحب کہنے لگے کہ یہ بہت ہی مفید کتاب ہے لیکن شاید ہماری کانفرنس کے Theme سے تعلق نہیں رکھتی۔ خاکسار نے ان کو اس کتاب میں موجود حضور انور کے جرمنی کے شہر کوبلنز کے ملٹری ہیڈ کوارٹرز میں فرمودہ خطاب کی طرف متوجہ کیا کہ یہ خطاب بالکل اس کانفرنس کے مقاصد سے ہم آہنگ ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا بھر میں بسنے والے احمدی مسلمانوں کو خصوصا اور ہر مسلمان کو عموما اسلامی تعلیم کے مطابق حکومت وقت کی خیر، وطن سے محبت اور مقامی روایات اور آداب کا خیال رکھنے کی تلقین فرمائی ہے ۔ موصوف نے وہیں بیٹھے ہوئے اس خطاب کے بعض حصے پڑھے اور خاکسار کو اجازت دے دی کہ کانفرنس کے ایک سیشن میں نہ صرف یہ کہ اس کتاب کا تعارف کروا سکتا ہوں بلکہ ”وطن سے محبت“ کے بارہ میں خطاب کے کچھ حصے بھی پیش کردوں ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب میں سے جو چنیدہ اقتباس خاکسار نے پیش کئے انہیں پڑھیں اور غور کریں تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ دنیا کے ہر ملک اور ہر خطہ میں موجود اضطراب اور بےچینی کا حل اس پاکیزہ تعلیم میں موجود ہے۔اہل سیاست ، حکمرانوں، عوام حتیٰ کہ اپوزیشن تک کے لئے راہنما اصول بیان کر دیئے گئے ہیں۔

حب الوطنی کا جذبہ ایک خوبصورت فطری تعلیم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے خودیہ تعلیم دی ہے کہ ”وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔“لہٰذا اسلام اپنے پیرو کار سے مخلصانہ حب الوطنی کا تقاضا کرتا ہے۔ خدا اور اسلام سے سچی محبت کرنے کے لئے کسی بھی شخص کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے وطن سے محبت کرے ۔ لہٰذا یہ بالکل واضح ہے کہ کسی شخص کی خدا سے محبت اور وطن سے محبت کے درمیان کوئی ٹکراؤ نہیں ہوسکتا۔چونکہ وطن سے محبت کو اسلام کا ایک رُکن بنا دیا گیا ہے اس لئے یہ واضح ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے وطن سے وفاداری کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ۔کیونکہ یہ خدا سے ملنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے ۔اس لئے یہ ناممکن ہے کہ ایک حقیقی مسلمان کی خدا سے محبت ، اس کی وطن سے سچی محبت اور وفاداری کی راہ میں کبھی رکاوٹ کا با عث بنے۔“

(عالمی بحران اور امن کی راہ صفحہ 27)

حکومتِ وقت سے اختلاف کی صورت میں راہنما اصول

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”دورِ جدید میں اکثر حکومتیں جمہوری طرز پر ہیں اس لئے اگر کوئی فرد واحد یا گروہ حکومت کو بدلنا چاہے تو انہیں یہ کام مناسب جمہوری طریق کے مطابق ہی کرنا چاہئے اور اپنی آواز پہنچانے کے لئے حق رائے دہی کا سہارا لینا چاہئے۔“

(عالمی بحران اور امن کی راہ صفحہ 30)

ہر ملک کے شہری ووٹ ڈالتے وقت کن باتوں کا خیال رکھیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”ووٹ ذاتی ترجیحات یا ذاتی مفادات کی وجہ سے نہیں ڈالنے چاہئیں بلکہ اس بارہ میں اسلامی تعلیم یہ ہے کہ کسی کو اپنے ووٹ کے استعمال کا حق وطن سے وفاداری اور محبت کی روح اور قومی بھلائی کو ذہن میں رکھتے ہوئے استعمال کرنا چاہئے ۔ چنانچہ حق رائے دہی استعمال کرتے وقت ذاتی ترجیحات ،امیدوار اور پارٹی کو نہیں بلکہ انصاف کے تقاضوں کو مد نظر رکھنا چاہئے۔“

(عالمی بحران اور امن کی راہ صفحہ 30)

ہڑتال،احتجاج اور دھرنہ کے بارہ میں رہنمائی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”دنیا میں کئی جگہ عوام حکومتی پالیسیوں کے خلاف ہڑتال اور احتجاج میں حصہ لیتے ہیں۔نیز تیسری دنیا کے بعض ممالک میں احتجاج کرنے والے سرکاری یا شہریوں کی املاک اور جائیدادیں لوٹتے اورانہیں نقصان پہنچاتے ہیں۔حالانکہ ان کا دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ وہ یہ سب کچھ وطن کی محبت کی وجہ سے کر رہے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے افعال کا وطن سے وفاداری اور محبت سے کوئی تعلق نہیں ۔یاد رکھنا چاہئے کہ غیر مجرمانہ اور پُرامن احتجاج یا ہڑتال بھی معاشرہ پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے کیونکہ پُر امن احتجاج بھی اکثر قومی معیشت کو لاکھوں کا نقصان پہنچاتا ہے۔“

(عالمی بحران اور امن کی راہ صفحہ 30)

وطن سے غداری اور بے وفائی سے اجتناب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”اسلامی تعلیم کے مطابق خدا تعالیٰ نے ہر قسم کی دھوکہ دہی، بغاوت اور غداری سے سختی کے ساتھ منع فرمادیا ہے۔خواہ وہ اپنے وطن کے ساتھ ہو یا حکومت کے ساتھ ۔ کیونکہ بغاوت یا حکومت کے خلاف کام کرنا ملکی امن وامان کے لئے خطرہ ہوتا ہے۔“

(عالمی بحران اور امن کی راہ صفحہ30)

حکومت کی ہر حال میں اطاعت قرآنی حکم ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”ایک سنہرا اصول جو بانی جماعت احمدیہ مسلمہ نے دیا ہے یہ ہے کہ ہر طرح کے حالات میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ ، انبیاء اور حکام وقت کا مطیع ہو کر رہنا چاہئے ۔ یہ بعینہٖ وہ تعلیم ہے جو قرآن کریم نے دی ہے۔“

(عالمی بحران اور امن کی راہ صفحہ30)

گلوبل ولیج میں ہر ملک و قوم او و مذہب کے جذبات کا احترام کرنا چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”آج دنیا ایک گلوبل ولیج بن گئی ہے ۔ انسانوں کے ایک دوسرے سے روابط بہت گہرے ہوگئے ہیں۔ہرقوم ، مذہب اور معاشرہ کے لوگ دنیا کے ہر ملک میں سکونت پذیر ہیں اس لئے ہر قوم کے لیڈر تمام لوگوں کے جذبات اور احساسات کو سمجھیں اور ان کا احترام کریں۔راہنماؤں اور ان کی حکومتوں کو ایسے قوانین بنانے چاہئیں جن سے سچائی اور انصاف کی روح اور ماحول پروان چڑھے نہ کہ ایسے قوانین بنائے جائیں جو لوگوں میں مایوسی اور بے چینی پیدا کریں ۔ ناانصافیاں اور زیادتیاں ختم ہونی چاہئیں اور اس کے بدلہ میں حقیقی انصاف کے لئے کوشش کرنی چاہئے جس کے حصول کا بہترین طریق یہ ہے کہ دنیا اپنے خالق کو پہچانے۔پس ہر طرح کی وفاداری خدا سے وفاداری کی بنیاد پر ہونی چاہئے ۔ اگر ایسا ہوجائے تو بہت جلد تمام ممالک کے عوام میں وفاداری کے بہترین معیار قائم ہو جائیں گے اور ساری دنیا میں امن و امان کی نئی راہیں کھل جائیں گی۔“

(عالمی بحران اور امن کی راہ صفحہ 32)

مبارک احمد ہنجرا۔انگلینڈ

جلسہ ہائے سیرت النبیﷺ نارتھ ایسٹ انگلینڈ

محترم عطاء المجیب راشد مبلغ انچارج برطانیہ و امام مسجد فضل لندن نے مورخہ 28 نومبر تایکم دسمبر 2019 نارتھ ایسٹ ریجن کے چار روزہ دورہ میں مختلف جماعتوں میں منعقدہ جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شمولیت کی۔ تعلیم و تربیت کے پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان جلسوں میں خطابات اور نصائح فرمائیں۔آپ کے اس دورہ کے دوران منعقد ہونے والے اہم پروگراموں کی مختصر رُوداد پیش خدمت ہے۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بریڈ فورڈ

مورخہ 30 نومبر بروزہفتہ شام چھ بجے مسجد المہدی میں بریڈ فورڈ کی دونوں جماعتوں کا مشترکہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا جس میں کل حاضری 350 سے زائدرہی ۔اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس جلسہ میں غیر از جماعت مسلم اور غیر مسلم مہمانوں کی تعداد 48 تھی۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اوربعض مغربی مستشرقین کی تحریرات کی روشنی میں پیغمبر اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل شخصیت اور پاکیزہ کردار کو اُجاگر کیا۔جس کے بعد مکرم مولانا حافظ انیق الرحمن ریجنل مشنری شیفیلڈنے اپنی تقریر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انکساری، عاجزی اور ہمدردی انسانیت کے پہلوؤں کو بیان کیا۔

بعد ازاں محترم امام صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن کریم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمدؐ چار مرتبہ آیا ہے لیکن بالواسطہ طور پر 100 سے زائد مرتبہ آپؐ کو مخاطب کیا گیا ہے۔مختلف مصنفین نے آپؐ کی زندگی کے تمام واقعات کو متعدد کتابوں میں قلمبند کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک غلط الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ آپؐ نے جنگوں میں خون خرابے کے ذریعہ اسلام کو پھیلایا ہے جبکہ قرآن کریم کی سورۃالبقرۃ کی آیت میں واضح ارشاد موجود ہے کہ ’’دین میں کوئی جبر نہیں‘‘ تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ نعوذ باللہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل و غارت گری کے ذریعہ اسلام کی ترویج فرمائی ۔محترم امام صاحب نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو صدیق اور امین کے لقب سے نوازا گیا ۔ آپؐ کی ذات گرامی اس قدر معتبر تھی کہ لوگ آپؐ کے پاس اپنے قیمتی سامان بطور امانت سونپ جاتے تھے اور لوگوں کا یہ سلوک اور اعتبار آپؐ کے دعویٰ نبوت کے بعد بھی جاری رہا۔انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی تو صرف تریسٹھ سال کی تھی لیکن آپؐ نے زندگی کے تمام مراحل سے گزرتے ہوئے معاشرے کی رہنمائی فرمائی۔ آپؐ صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے ایک رول ماڈل تھے۔

شام 7 بجکر 55 منٹ پر جلسہ کے اختتام سے قبل مکرم حمود انور نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیاجس کے بعد دعا سے یہ کامیاب پروگرام اختتام پذیر ہوا۔نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد شرکاء جلسہ کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔مہمانوں کو اسلام اور احمدیت سے متعلق مختلف لٹریچر کے علاوہ کتاب لائف آف محمدؐ اور پاتھ وے ٹُو پیس بطور تحفتاً دی گئیں۔

سوال و جواب

مورخہ یکم دسمبر2019ء بروز اتواربعد نماز فجر صبح سواسات بجے مسجد بیت الحمد بریڈ فورڈ میں مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ ایسٹ ریجن کے زیر اہتمام مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی جس میں خدام و اطفال کے علاوہ انصار اور لجنات سمیت کل حاضری 60رہی۔سوال و جواب کی اس مجلس میں محترم امام صاحب نے مختلف موضوعات پرکئے گئے بیس سے زائد سوالات کے تشفی بخش جواب دیئے۔ بعد ازاں مکرم ودود احمد داؤد نائب ریجنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے اس پروگرام میں شرکت کے لئے محترم امام صاحب کا شکریہ ادا کیا۔سوال و جواب کی یہ دلچسپ مجلس دو گھنٹے جاری رہی جس کے بعد تمام شرکاء کی خدمت میں انگلش ناشتہ پیش کیا گیا۔

جلسہ سیرت النبیﷺ

مورخہ یکم دسمبر2019 بروز اتواربوقت بارہ بجے دوپہر مسجد بیت الحلیم میں جلسہ سیرت النبیﷺ منعقد کیا گیا۔محترم امام صاحب نے اپنے خطاب کے آغاز سے قبل حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ کی پڑھی جانے والی ایک نظم کے بارے میں احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے اس کے معنی کو سمجھنے اور غور کرنے کی نصیحت کی۔

محترم امام صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام واقعہ غار ثور کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ بھی اللہ تعالی کا غیرمعمولی تصرف اور حفاظت کا ذریعہ تھا کہ اس نازک صورتحال میں جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غار کے اندرحضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے اور مخالفین باہر باتیں کر رہے تھے۔ اس صورتحال سے طبعاًحضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے خیال سے بڑی ہی فکر مندی اور پریشانی کا اظہار کیا کہ یارسول اللہ !انہوں نے ذرا جھک کر دیکھ لیا تو ہم لوگ پکڑے جائیں گے۔ اس موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی توکل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کی تائید و نصرت پر کامل یقین کے ساتھ بڑی تحدّی کے ساتھ یہ تاریخی الفاظ ادا فرمائے کہ

لَاتَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

(سورۃ التوبہ :40)

یہ ایک غیر معمولی حفاظت کے الفاظ تھے جو آپﷺ نے ادا فرمائے۔

محترم امام صاحب کے خطاب کے بعد مجلس سوال جواب کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے بارہ میں شرکاء کے سوالوں کے تفصیلی جوابات دیئے گئے۔آخر میں صدر جماعت مکرم مجیب الرحمن نے محترم امام صاحب کی آمد اور اس پروگرام میں شرکت کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اس کامیاب پروگرام کا اختتام دعا سے ہواجس کے بعد نماز ظہر اور عصردا کی گئیں۔اس پروگرام میں 65 کی تعداد میں ممبران جماعت نے شرکت کی ۔نمازوں کے بعد تمام احباب کی تواضع ظہرانے سے کی گئی۔الحمد للہ کہ محترم امام صاحب کا یہ دورہ بھرپور ، یادگاراور انتہائی کامیاب رہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ریجن کے تمام احباب و خواتین کوایسے پروگراموں سے ہمیشہ کماحقہ بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرماتا رہے۔آمین

عبدالہادی قریشی، سیرالیون

سیرالیون میں جماعتی سرگرمیاں

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سرپرستی اور مکرم مولانا سعیدالرحمٰن کی نگرانی میں جماعت احمدیہ سیرالیون اعلائے کلمۃ اللہ و تبلیغ اسلام کے کاموں میں مصروف ہے اور حتی الوسع جدید دور کے تمام ذرائع کو بروئے کار لا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم ریڈیو فری ٹاؤن اور احمدیہ مسلم ریڈیو بو ایک لمبے عرصہ سے اس کام میں مصروف ہیں۔ اسی کام کی اہمیت اور ضرورت کے مدنظر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سےمکینی ریجن میں احمدیہ ریڈیو کے آغاز کا منصوبہ بنایا گیا۔ اس ضمن میں مکرم عبدالحیٔ ناصر ، سیکرٹری سمعی و بصری سیرالیون و انچارج احمدی مسلم ریڈیوز اور ان کی ٹیم نے حکومتی منظوری، مشینری کی خریداری اور انسٹالیشن کا کام مکمل کیا۔ریڈیو کی انسٹالیشن کے لئے تمام مشینری اٹلی سے منگوائی گئی۔گو کہ یہ ایک لمبا اور مشکل کام تھا مگر بالآخر اللہ تعالی کے خاص فضل سے تمام مراحل بخوبی انجام پائے اور دسمبر2019ء میں انسٹالیشن اور ٹیسٹ ٹرانسمیشن کا کام شروع ہوا اور مورخہ 2جنوری2020ءسے احمدیہ مسلم ریڈیو نے اپنی باقاعدہ نشریات کا آغاز ہستیٔ باری تعالیٰ کے عنوان سے ایک براہ راست پروگرام سے کیا۔مکرم امیر صاحب کی ہدایت پر ریجنل مبلغ مکرم طاہر احمد فرخ اس کی نگرانی کے فرائض سرانجام دیں گے۔اس سے قبل اس علاقہ میں کوئی بھی مسلم ریڈیو کام نہیں کررہا تھا جبکہ بعض عیسائی ریڈیو کافی عرصہ سے فعال تھے۔ احمدیہ ریڈیو کے آغاز پر بہت سے سامعین نے بذریعہ فون کال کرکے احمدیہ ریڈیو کے آغاز کو سراہا اور مبارکباد پیش کی۔ اس سلسلہ میں ملکی ٹیلی ویژنSLBC نے خصوصی تعاون کیا اور اپنے ٹاور پر ہی ہمارے ریڈیو کا سیٹ اپ لگانے کی اجازت دی۔ احمدیہ مسلم ریڈیو کی نشریات مکینی شہر اور اس سے ملحقہ 70مربع کلومیٹر کے علاقہ کو نشریات فراہم کریں گی اور 5 لاکھ سے زائد افراد اس سے روزانہ مستفیض ہو سکیں گے ۔ خاص طور پر ہر جمعہ کے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ انگریزی ترجمہ کے ساتھ براہ راست نشر کیا جائے گا اور رات کو اور دوران ہفتہ لوکل زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ نشر کیا جائے گا۔ ان شاءاللہ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے اور انہیں بابرکت فرمائے۔ آمین

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سیرالیون جہاں خدمت دین میں ہمہ تن مصروف ہے وہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق خدمت انسانیت کے لئے بھی کوشاں ہے۔

مورخہ 8تا 11دسمبر ہیومینیٹی فرسٹ سیرالیون کے تحت مڈل ایسٹ سے آئے ہوئے دو ڈاکٹروں، مکرم ڈاکٹر ابرار احمد یوسف ، Special-ist Department of anaesthesia and ICU اور مکرمہ ڈاکٹر رشیقہ ابرارنے سیرالیون کے چار بڑے شہروں میں مفت طبّی کیمپس لگائے۔ ان کیمپس کا مقصد غریب اور ضرورتمند مریضوں کو مفت طبّی معائنہ اور ادویات فراہم کرنا تھا اور اس بات کا جائزہ بھی لینا تھا کہ طبّی میدان میں ان غریب اور نادار لوگوں کی کس طرح مدد کی جاسکتی ہے۔

امیر و مشنری انچارج سیرالیون مکرم مولانا سعیدالرحمن کی ہدایت پر احمدیہ مسلم ریڈیو فری ٹاؤن اور بو ٹاؤن نے ان ڈاکٹروں کی آمد اور مختلف شہروں میں میڈیکل کیمپس کی تاریخوں کاباقاعدہ اعلان کیا اور ان شہروں اور گردونواح کی مساجد میں بھی اعلان کروا کے ان ڈاکٹروں اور مفت طبّی

کیمپس کی اطلاع کی گئی۔

اس ضمن میں جن علاقوں میں کیمپس لگائے گئے ان میں کینیما شہر، بو شہر، مائل 91 شہر اور فری ٹاؤن شہر شامل ہیں۔

کینیما شہر اور فری ٹاؤن میں ان ڈاکٹروں کے ساتھ نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف ڈاکٹروں مکرم ڈاکٹر فاتح الدین احمد ،مکرم شمس الاسلام اور مکرم ڈاکٹر منصور احمد نے بھر پور تعاون کیا۔ علاوہ ازیں مریضوں کی رجسٹریشن اور دیگر سٹاف کی فراہمی میں ریجنل مبلغین مکرم منیر احمد شمس، مکرم عقیل احمد ، مکرم قاسم طاہر اور مکرم محمد نعیم اظہر نے حتی الوسع تمام سہولیات مہیا کیں۔

مکرم صدیقی سانکو جو کہ ہیومینیٹی فرسٹ سیرالیون کے چیئرمین ہیں نے ان تمام جگہوں پر مریضوں کو ڈاکٹر کی تجویز کردہ دوائیاں مہیا کیں اور اس بات کو یقینی بنایا کہ اگر کوئی دوائی اس وقت موجود نہیں تو وہ فوراً بازار سے خرید کر مہیا کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1000 سے زائد مریضوں کا مفت طبّی معائنہ ہوا اور 18 ملین لیونز سے زائد رقم کی ادویات مفت تقسیم کی گئیں۔ الحمد للہ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دکھی انسانیت کی کما حقہ خدمت کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

DAILY ALFAZL LONDON (Online Edition)
ANDROID APP ON Google Play
web: www.alfazlonline.org Twitter: @alfazlonline
Email: info@alfazlonline.org WhatsApp No. 00447493785065 00447951614020
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء ان میں سے ایک پر بھجوائیں

عرفان احمد خان۔ جرمنی

جنیوا میں انٹر نیشنل ریفیوجی فورم کا اجلاس

اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے UNHCR یونائیٹڈ نیشن ہائی کمیشن برائے مہاجرین کا مرکزی دفتر جنیوا سویٹزرلینڈ میں ہے۔ ان کا اصل کام خانہ جنگی، سیاسی و مذہبی حالات کی خرابی کے نتیجہ میں نقل مکانی پر مجبور عوام کی آباد کاری میں اُن کی مدد کرنا ہے۔ اس وقت دنیا میں نقل مکانی پر مجبور عوام کی تعداد 70 ملین سے زائد ہے۔ ان میں کم و بیش 30 ملین وہ ہیں جو مختلف ممالک کی سرحدوں پر خیمہ جات میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں اور اُن کی دیکھ بھال اور ضروریات کو مہیا کرنا UNHCR کی ذمہ داری ہے۔ 40 سال قبل افغانستان میں خانہ جنگی کے بعد متاثرین ملک بدر ہونے شروع ہوئے اور اب تک لوگ وہاں سے نکل کر سیاسی پناہ گاہ کے متلاشی ہیں۔ 4.6 ملین افغانیوں نے نئے گھر کی تلاش میں اپنا وطن چھوڑا۔ ان میں 2.7 ملین اقوام متحدہ کے سسٹم میں رجسٹرڈ ہیں۔ سال ہا سال خیمہ بستیوں میں رہنے کے بعد ان کی اکثریت ایران اور پاکستان میں مستقل بنیادوں پر آباد ہو گئی ہے۔ UNHCR ان کو واپس افغانستان بھجوانے کی کوشش کر رہی ہے لیکن جب تک وہاں امن نہ ہو اقوام متحدہ کی کوششوں کا کامیابی سے ہمکنار ہونا ممکن نہیں۔ شام۔ لیبیا اور عراق میں ہونے والی خانہ جنگی کے متاثرین کی ایک تعداد یورپ آنے میں کامیاب ہوگئی لیکن ایک بڑی تعداد اب بھی لبنان اور ترکی میں UNHCR کے خیمہ جات میں زندگی بسر کررہی ہے۔ جس کا کوئی مستقل حل بظاہر سامنے نہیں آرہا۔ جن ممالک میں یہ مہاجرین کیمپس میں زندگی گزار رہے ہیں اُن ممالک کی حکومتوں پر پڑنے والا بوجھ اُن کی استطاعت سے بڑھ چکا ہے۔ سنٹرل امریکہ کے شمالی ممالک EL-SALVADOR-HONDURAS-GUATEMA-LA-NICARAGUA میں بڑھتے ہوئے کرائم ۔ ڈرگ مافیا کے خوف کی وجہ سے 8 لاکھ افراد نئی جگہ نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔ 4لاکھ ستر ہزار بارڈر کراس کرکے ہمسایہ ملکوں میں پناہ لئے ہوئے ہیں جبکہ تین لاکھ بیس ہزار اپنے ہی ملکوں میں نئی پناہ کی تلاش میں ہیں۔ کولمبیا میں 16 لاکھ Venezuela کے شہری خراب اقتصادی حالات کی وجہ سے آئے بیٹھے ہیں۔ یوگنڈا میں افریقن مہاجرین کی تعداد 13 لاکھ بتائی جاتی ہے جن میں 60 فیصد بچے ہیں۔ یہ وہ اعداد و شمار ہیں جن کو UNHCR کی نگرانی میں نگہداشت مہیاہے۔ کشتیوں کے ذریعہ اٹلی کے ساحلوں پر پناہ گزینوں کا اترنا اب روز کا معمول ہے جن کو یورپین ممالک بالآخر اپنے ہاں پناہ دے ہی دیتے ہیں۔

دو سال قبل سات افریقن ممالک Djibouti ، ایتھوپیا، کینیا، صومالیہ، سوڈان، یوگنڈا اور جنوبی سوڈان نے ایک معاہدہ کرکے IGAD کے نام سے ادارہ قائم کیا تھا۔ انٹر گورنمنٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے مہاجرین کی آباد کاری کے لئے ایک اسکین ترتیب دی جس کی پابندی ساتوں ملکوں کی حکومتوں نے کرکے آباد کاری کے کام کو سہل بنا دیا ہے۔ اقوام متحدہ جنرل اسمبلی کے 2018ء کے اجلاس میں UNHCR نے ممبر ممالک سے یہ اپیل کی کہ کیمپوں میں پڑے مہاجرین کی نسلیں انہی کیمپوں میں جوان ہو رہی ہیں۔ نہ تو ان کو تعلیم مل رہی ہے جو اُن کا حق ہے۔ صحت کے مسائل اپنی جگہ۔ نامناسب خوراک ۔ پابندیوں میں زندگی ایسا کب تک ہوتا رہے گا۔ حالات کے ہاتھوں تنگ ہو کر نقل مکانی اب ایک مستقل موضوع ہے۔ جس کو تسلیم کرتے ہوئے اس کا مستقل حل آباد کاری کی صورت میں نکالنا ضروری ہے۔ چنانچہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں فیصلہ ہوا تھا کہ UNHCR اس حوالے سے ایک انٹر نیشنل کانفرنس منعقد کرے گا اور خیموں میں زندگی بسر کرنے والوں کی آباد کاری کا کوئی مستقل حل تلاش کیا جائے گا۔

ایک سال کی تیاری کے بعد مہاجرین کی آباد کاری کے لئے پہلا گلوبل فورم 16 تا18 دسمبر جنیوا میں اقوام متحدہ کی بلڈنگ میں ہوا جس کے انعقاد میں سوئٹزرلینڈکی حکومت نے بھرپور تعاون کیا۔ اقوام متحدہ کے کمشنر برائے مہاجرین کی کوشش تھی کہ اس کانفرنس کو بہت ہائی لیول پر منعقد کیا جائے اور سربراہان حکومت اس میں شامل ہوں۔ گلوبل فورم میں 400 ڈیلی گیشن شامل ہوئے لیکن سربراہان حکومت میں سے COSTA RICA کے صدر، پاکستان کے وزیر اعظم اور ایتھوپیا کے ڈپٹی پرائم منسٹر شامل ہوئے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور ہائی کمشنر برائے مہاجرین بھی گلوبل فورم میں ہمہ وقت موجود رہے ۔ باقی دنیا کے ممالک سے وزیر، ڈپٹی وزیر۔ اور اکثر کے سفراء نے اپنے ممالک کی نمائندگی کی۔ جرمن وزیر خارجہ ایک بڑے وفد کے ساتھ کانفرنس کا حصہ تھے۔ خواتین میں ترکی کی خاتون اول اور ابو ظہبی کی شہزادی نے بھی شرکت کی۔

16 دسمبر کو غیر سرکاری دن تھا جس میں NGO's نے اپنے اپنے اجلاس رکھے ہوئے تھے۔ کام کی تفصیلات کے علاوہ راہ میں حائل مشکلات اور حکومتوں سے تعاون و عدم تعاون دونوں کا ذکر تھا۔ اس روز کے لئے فرانس کی حکومت۔ فرانس کی ریلوے ۔ یو این ریفیوجی ایجینسی۔ UNHCR نے پیرس سے ایک اسپیشل ٹرین چلائی تھی۔ جو بیلجیم سے ہوتی ہوئی اور جگہ جگہ سے پناہ گزینوں کو لیتی ہوئی 16 دسمبر کی صبح جنیوا کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے ٹرین کے مسافروں کا بھرپور استقبال کیا۔ ریلوے اسٹیشن کو بھی خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ پہلے روز کے اختتام پر ٹرین میں ساتھ آنے والے فٹ بال کھلاڑیوں جو کہ پناہ گزین بن کر فرانس اور بیلجیئم آنے اور اب وہاں کے مشہور فٹ بال کلبوں میں کھیل رہے ہیں اُن کا نمائش میچ سوئٹزر لینڈ کی ٹیم کے ساتھ ہوا۔

17 نومبر کو صبح 10 بجے گلوبل فورم کا افتتاحی اجلاس ہوا۔ جس میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے پوری دنیا سے اپیل کی کہ کیمپوں میں زندگی بسر کرنے والوں کو ایک آزاد شہری کی لائف گزارنے کے قابل بنانے کے لئے حکومتیں نیشنل پلاننگ میں مہاجرین کی آبادکاری کو شامل کریں۔ مہاجرین کے لئے تمام نیشنل سروسز کے دروازے کھولے جائیں تا وہ ملازمتیں اختیار کرکے زندگی گزار سکیں۔ اُنہوں نے کہا کہ اُردن میں ایک لاکھ 60 ہزار ملک شام کے مہاجرین کو ورک پرمٹ جاری کئے ہیں۔ ایک لاکھ 40 ہزار شامی بچے اردن کے اسکولوں میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ اقوام متحدہ ایک ایسا اسکول بھی چلا رہی ہے جس میں 60 قومیتوں کے 7 ہزار 500 بچے زیر تعلیم ہیں۔ ہائی کمشنر برائے مہاجرین نے افتتاحی اجلاس میں بتایا کہ مسلمان ممالک رمضان کے دوران ایک بلین ڈالر زکوۃ دیتے ہیں۔ وہ زکوۃ UNHCR کو دی جائے تو وہ صرف مسلمان پناہ گزینوں پر خرچ کی جائے گی۔ ہم نے زکوۃ فنڈ قائم کیا ہے جس کو شریعت کے مطابق چلایا جا رہا ہے۔ اس فنڈ میں 40 ملین ڈالر آئے تھے وہ یمن۔ لبنان۔ عراق۔ مصر۔ اُردن اور بنگلہ دیش پر خرچ کئے گئے ۔ ترکی میں 3.7 ملین ملک شام کے پناہ گزین ہیں۔ ان میں 1.8 ملین اسکول جانے کی عمر کے بچے ہیں۔ 6 لاکھ 80 ہزار کو اسکولوں میں داخلہ دلوایا گیا۔ اگر یہ کام اقوام متحدہ کے اداروں کی بجائے ملکوں کی نیشنل پالیسی کاحصہ ہو تو مہاجرین اپنے پاؤں پر جلد کھڑے ہوجائیں۔ جرمن وزیر خارجہ کی تقریر کو بے حد پذیرائی ملی۔ اُنہوں نے صاف صاف الفاظ میں کہا کہ یہ مسئلہ حل نہ ہوگا کیونکہ انٹرنیشنل کمیونیٹی نے متحد ہو کر ایک مرکزی نقطہ کے حل کے لئے آج تک حل تلاش نہیں کیا۔ شام، افغانستان اور صومالیہ میں انسانوں پر جو گزری ہم اسکے حل کے لئے اجتمائی سوچ نہیں رکھتے۔ مستقبل میں موسمی تغیرات کے نتیجہ میں مجبوری کے باعث انسانوں کی ایک بڑی نقل مکانی کے امکانات نظر آرہے ہیں۔ لیکن ہم نے مسئلہ کو جاننے کے باوجود اس کے سد باب پر سوچنا شروع نہیں کیا۔

جن ممالک نے بے گھر افراد کا بوجھ اُٹھایا ہوا ہے اُن کی مدد کے لئے بھی ہماری سوچ میں فرق پایا جاتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہم عالمی طور پر ہمدردی کرنے کے کرائسز سے گزر رہے ہیں۔ جن دس ممالک نے مہاجرین کی مدد کا بوجھ برسوں سے اُٹھایا ہوا ہے اُن میں سے 9 ممالک کم آمدنی والے ممالک میں شمار ہوتے ہیں۔ صرف ایک جرمنی صنعتی ملک ہے۔ اقوام متحدہ کے 193 ممالک میں سے 20 فیصد نے 70 ملین مہاجرین کا بوجھ اٹھایا ہوا ہے۔ جنیوا میں ہونے والا یہ پہلا انٹرنیشنل ریفیوجی فورم سب ممالک کو متوجہ کرنے کے لئے ہے۔ کیونکہ ہم سب سے جنیوا کنونشن پر دستخط کر رکھے ہیں۔ اس فورم سے دنیا کی حکومتوں کو یہ پیغام جانا چاہیئے کہ ہم سب کو در بدر ہونے والے انسانوں سے ایک جیسی ہمدردی ہونی چاہیئے۔ ہم سب کو پناہ دینے والوں کے ساتھ ایک جیسا تعاون کرنا چاہیئے۔ ہمیں فوکس کرنا ہے کہ انسانوں کو درپیش اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کیا نئی تبدیلیاں بروے کار لائی جائیں ۔ جرمنی دوسرا بڑا امداد دینے والا ملک ہونے کے ناطے تجویز کردہ حل کا خیر مقدم کرے گا اور اپنی ذمہ داری نبھائے گا۔ ہمیں پاکستان۔ ایتھوپیا، COSTA RICA ، ترکی، افریقہ، ایشیا اور لاطینی امریکہ کے اُن ممالک جنہوں نے مہاجرین کی مدد کی صرف تکریم ہی نہیں کرنی بلکہ اُن کی ضروریات پوری کرنے میں عملی مدد کرنا ہے۔ جس طرح یورپی یونین نے ترکی کو 6 بلین یورو کی مدد کی ہے۔ اسی طرح ریجنل بلاک بناکر مدد فراہم کی جائے۔ وہ مہاجرین جن کے اپنے گھروں کو واپس جانے کے امکانات محدود ہو چکے ہیں اُنکو اپنے ہاں آباد کرنے کی حامی صرف 25 ممالک نے بھری ہے۔ جرمنی 2020ء میں 5500 آباد کاری کے سینٹر بنانے کا پروگرام شروع کرے گا۔ اس کے علاوہ 6 سال میں جرمنی نے UNHCR کو 1.6 بلین یورو کی مدد دی ہے۔ دو روز میں بیس سے زیادہ ورکنگ گروپس میں مسائل اور اُن کے حل پر گفت و شنید جاری رہی۔ جن نئے کاموں کے کرنے کی حامی بھری گئی اُن میں کینیڈا نے امیگریشن کے نئے راستے کھولنے اور بچوں کے تعلیمی اخراجات ادا کرنے کی یقین دہانی کروائی۔ 35 ممالک کے 5 لاکھ خاندانوں کو آباد کروانے کے لئے ورلڈ بنک اور 13 این جی اوز پلان بنائیں گے۔ فورم میں اُن 80 نوجوانوں کو خصوصی طور پر مدعو کرکے مکالمہ کروایا گیا جنہوں نے یورپ میں سیاسی پناہ لی اور اب کامیاب بزنس مین ہیں۔ حاضرین کو UNHCR کی طرف سے یہ بھی بتایا گیا کہ ایک میمورنڈم تیار کیا گیا ہے جس پر دنیا کے بڑے شہروں کے مئیر صاحبان دستخط کریں گے۔ اس میمورنڈم کا مقصد اُن کے شہر میں موجود پناہ گزینوں سے ہمدردی اور پیار کے سلوک کی یقین دہانی اور یاددہانی کروانا ہے۔ اب تک 236 میئر صاحبان اس پر دستخط کرچکے ہیں۔ گلوبل فورم کے انعقاد کا مقصد مستقل بنیادوں پر پلاننگ کرنا تھا۔ جس کی کمی محسوس کی جارہی تھی۔

ایڈیٹر کی ڈاک

تاثرات۔آراء۔تجاویز

- **مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری** ایڈیٹر اخبار بدر ہندی قادیان لکھتے ہیں۔

امید ہے بخیریت و عافیت ہوں گے۔آمین

اخبار روزنامہ الفضل لندن آن لائن کے اجراءپر بہت بہت مبارک قبول فرمائیں۔اخبار الفضل کا مقام و مرتبہ نہ صرف جماعت احمدیہ میں بلکہ برصغیر ہندو پاک کی صحافتی تاریخ میں بہت بلند ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے یہ اعزاز بہت بہت مبارک فرمائے۔آپ کو اس اخبار کو بہترین رنگ میں ادارت کی توفیق عطا فرمائے۔

اخبار الفضل کے بند ہونے سے ایک خلش تھی ۔اب روزنامہ الفضل لندن کے آن لائن اجراء نے اس خلش کو پورا کر دیا۔اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی ٹیم کو بہتر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ظاہر لحاظ سے بھی اخبار دیدہ زیب اور دلکش ہے۔اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

- **مکرم ڈاکٹر افروز خان** لکھتے ہیں۔

روزنامہ الفضل لندن آن لائن کے اجراء پر بہت بہت مبارک باد قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو بہت برکتیں عطا فرمائے اور ترقیات سے نوازے خلافت سے رابطے کی نہر دوبارہ جاری ہوگئی ہے۔ہم جیسے پیاسوں کی روحانی پیاس بجھ گئی ہے۔ویب سائیٹ میں تو یہ زیادہ نکھر کر سامنے آتا ہے۔ قارئین کو چاہیئے کہ وہ اس اہم اخبار کی ویب سائیٹ کو بھی وزٹ کریں اور اپنے بچوں، عزیزو اقارب اور ہمسایوں کو بھی اسے وزٹ کرنے کی تلقین کریں۔یہ ہماری ترقی کا ضامن ہے۔

- **مکرمہ درثمین احمد** جرمنی لکھتی ہیں۔

سب سے پہلے آپ کو روزنامہ الفضل لندن کی آن لائن اشاعت پہ مبارکباد پیش ہے۔ماشاء اللہ بہت بہترین اخبار ہے اور میں اس کی مستقل قاری ہوں ۔جیسے ہی نیا شمارہ اپ لوڈ ہوتا ہے فورا پڑھ لیتی ہوں ۔مضامین کا معیار بھی نہایت عمدہ ہے۔ماشاء اللہ ۔خدا تعالی کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ جماعت کی تمام تر مساعی میں روز افزوں ترقی ہوتی رہے۔